20442
4/1

(٣)

دار الافتاء
فتوی نمبر ٨٤/٢٦٦

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

3 بھائی والدین اور 2 بہنیں جو کہ ایک گھر میں مشترکہ طور پر رہائش پذیر ہیں

ان میں سے بڑا بھائی دس سال سے کماتا رہا اور خود اپنی ذات پر ہی خرچ کرتا رہا جبکہ چھوٹے دونوں بھائی اپنی کمائی سے بڑے بھائی کی اہلیہ محترمہ بہنوں اور والدین پر خرچ کرتے رہے، اور بڑا بھائی کراچی میں کام کرتا تھا پوچھنا یہ ہے اور ان مذکورہ دس سال میں اس نے اپنی اہلیہ کو نان ونفقہ بھی ادا نہیں کیا ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ

(١) کیا تینوں بھائی پر والدین کی اور غیر شادی شدہ بہنوں کی کفالت واجب ہے یا کوئی ایک یا دو مل کر کفالت کریں تو دیگر سے ساقط ہو جائے گی؟

(٢) چھوٹے دونوں بھائی دس سالہ برداشت کردہ اخراجات کے ثلث کا اگر بڑے بھائی سے مطالبہ کریں تو کیا شرعی نقطہ نظر سے یہ اس مطالبہ کا حق رکھتے ہیں۔؟

(٣) اگر مذکورہ مطالبہ درست ہے تو بڑا بھائی اس ثلث کی ادائیگی کس طرح کرے گا جبکہ دس سالہ خرچ کردہ کی ~~مقدار~~ رقم کی مقدار مجہول ہے اسکا حساب لکھا نہیں گیا

(٤) بڑے بھائی نے دس سال سے اپنی اہلیہ کو جو نان ونفقہ نہیں دیا اسکا کیا حکم ہے؟

بینوا توجروا

مستفتی محمد اشفاق
ضلع بٹگرام گاؤں شملائی
موبائل نمبر 0349-9040060

(جاری ہے)

وضاحت:

نان و نفقہ کے سلسلے میں ہماری بڑے بھائی سے کوئی بات طے نہیں ہوئی تھی اور نہ ہی عدالت سے مقرر کیا گیا تھا، اور انکی اس بارے میں اپنی بیوی سے بھی کوئی بات طے نہیں ہوئی۔

(جواب منسلک ہے)

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامدًا ومصليًا

(۱ تا ۳)۔۔۔ صورتِ مسئولہ میں اگر آپ کے والدین اور بہنوں کے پاس اپنے نان ونفقہ کے بقدر مال نہیں ہے تو ان سب کا نان ونفقہ آپ سب بھائیوں پر برابر برابر لازم ہے، لہٰذا تینوں بھائیوں پر لازم ہے کہ یہ اخراجات برابر برابر ادا کریں البتہ اب تک جو اخراجات آپ دونوں بھائی برداشت کرتے رہے ہیں وہ اگر بڑے بھائی کے کہے بغیر اپنی طرف سے اپنے طور پر خرچ کرتے رہے تو اس کا بڑے بھائی سے مطالبہ نہیں کیا جاسکتا البتہ اگر وہ اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے تو دے سکتا ہے، کیونکہ گذشتہ زمانے کا خرچہ شرعاً اس وقت لازم ہوتا ہے جب باہمی رضامندی سے طے کیا گیا ہو، یا عدالت کی طرف سے مقرر کیا گیا ہو۔

الفتاوى الهندية – (١ / ٥٦٥)

وإن كان للفقير ابنان أحدهما فائق في الغنى والآخر يملك نصابا كانت النفقة عليهما على السواء، ولو كان أحدهما مسلما والآخر ذميا كانت النفقة عليهما على السواء كذا في فتاوى قاضي خان قال الشيخ الإمام شمس الأئمة قال مشايخنا – رحمهم الله تعالى – إنما تكون النفقة عليهما على السواء إذا تفاوتا في اليسار تفاوتا يسيرا، وأما إذا تفاوتا تفاوتا فاحشا فيجب أن يتفاوتا في قدر النفقة كذا في الذخيرة

(۴)۔۔۔ آپ کے بڑے بھائی اپنی بیوی کو نان ونفقہ نہ دینے کی وجہ سے سخت گنہگار ہیں، ان پر لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی کے حقوق واجبہ ادا کریں، البتہ ان سے گذشتہ سالوں کے نفقہ کا مطالبہ تو نہیں کیا جاسکتا، تاہم اگر آئندہ بھی وہ اپنی بیوی کو نفقہ نہ دے تو عدالت کے ذریعہ اس سے نفقہ کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے۔

المحيط البرهاني للإمام برهان الدين ابن مازة – (٤ / ١٩٩)

وأصل المسألة: أن نفقة الزوجات تصير ديناً بقضاء القاضي أو بتراضيهما على شيء معلوم لكل شهر بالإنفاق أما قبل قضاء القاضي وقبل تراضيهما لا يصير ديناً عليه عندنا.............واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم۔

دار الافتاء
فتوی نمبر ۸۲/۲۰۶۶
۱۴۴۰/۸/۱
۲۰۱۹/۴/۷

محمد اویس
محمد اویس سیالکوٹی عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۶/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
۳/اپریل/۲۰۱۹ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح
مفتی جامعہ دار العلوم کراچی
۲۶/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
۳/اپریل/۲۰۱۹ء

۲۶/۷/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب
۲۷/۷/۱۴۴۰ھ

مفتی

Scanned by CamScanner